خاص کفار یا فساق کی طرز کا لباس پہننا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر:08

تاریخ اجراء: 16رجب المرجب1439ھ/03اپریل2018ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ خاص کفّار یا فُسّاق کی طرز کا لباس پہننا کیسا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کردہ مسئلہ کی چند صورتیں ہیں:

(1)ایسا لباس جو خاص کفّار کی طرز کا ہو اور ان کا مذہبی شِعار(علامت)ہو،اُسے بغیر کسی شرعی ضرورت کے پہننا کفر ہے،کیونکہ اس میں کفّار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا پایا جاتا ہے،جیسے ہندوؤں کا زنّار باندھنا یا ہندو پنڈتوں کا خاص مذہبی لباس جو وہ اپنی عبادت کے وقت ہی پہنتے ہیں۔

(2)اور ایسا لباس جو کفّار کا مذہبی شِعار تو نہ ہو،مگر ان کی قوم کا خاص لباس ہو،جیسے وہ دھوتی جو خاص ہندوؤں کی طرز کی ہو یا فاسقوں کی طرز کا مخصوص لباس ہو،مثلاً فی زمانہ عورتوں کا(Tights)تنگ اور چست لباس پہننا،کہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے اسے فُسّاق کی وضع کا لباس قرار دیا،تو ایسا لباس پہننا مکروہِ تحریمی،ناجائز و گناہ ہے۔

(3)اور ایسا لباس جو کفّار کا مذہبی شعار نہ ہو اور نہ ہی اُن کا مخصوص لباس ہو،بلکہ عام مسلمان بھی ویسا لباس پہنتے ہوں،مثلاً مردوں کا مہذب انداز کی پینٹ شرٹ پہننا،تو اُس کا پہننا جائز ہے۔

کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"من تشبہ بقوم فھو منھم"ترجمہ:جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے،تو وہ انہیں میں سے ہے۔(سنن ابی داؤد،کتاب اللباس،باب فی لبس الشھرۃ،جلد2،صفحہ203،مطبوعہ لاھور)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(سالِ وفات:1014ھ/1605ء)لکھتے ہیں:"

أي:من شبه نفسه بالكفار مثلاً في اللباس وغيره،أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء

الأبرار(فهو منهم): أي في الاثم والخير" ترجمہ: یعنی جس نے اپنے آپ کو کفار کے مشابہ کیا، مثلا لباس وغیرہ میں یا فساق وفجار کے مشابہ کیا یا صوفیا، صلحا اور نیک لوگوں کی مشابہت اختیار کی، تو وہ اُنہی کے ساتھ ہو گا، یعنی (بُروں کے ساتھ) گناہ میں اور (اچھوں کے ساتھ) نیکی میں۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، جلد8، صفحہ222، رقم الحدیث 4347، مطبوعہ کوئٹہ)

خاتم المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1052ھ) لکھتے ہیں: "المتعارف في التشبه هو التلبس بلباس قوم، وبهذا الاعتبار أورده في (كتاب اللباس)، وهو بإطلاقه يشمل الأعمال والأخلاق واللباس سواء كان بالأخيار أو بالأشرار... وبالجملة حكم المشابه للشئ حكمه ظاهراً كان او باطنا" ترجمہ: مشابہت میں معروف یہی ہے کہ کسی قوم کا لباس پہن کر اس جیسا حلیہ اپنا یا جائے، اسی لیے اس حدیثِ پاک کو کتاب اللباس میں ذکر کیا گیا، البتہ یہ حدیث پاک اپنے اطلاق (مطلق ہونے) کی وجہ سے اعمال، اخلاق اور لباس وغیرہ سب کو شامل ہے، خواہ اچھوں کے ہوں یا بُروں کے... خلاصہ کلام یہ کہ جو کسی چیز کے مشابہ ہو اس کا حکم بھی ظاہری اور باطنی اعتبار سے اس چیز والا ہی ہوتا ہے۔ (لمعات التنقیح، جلد7، صفحہ356، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ دار النور، دمشق)

اور مذکورہ حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "یہ حدیث ایک اصل کلی ہے، لباس وعادات واطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے۔ کفار وفساق وفجار سے مشابہت بُری ہے اور اہلِ صلاح وتقویٰ کی مشابہت اچھی ہے، پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انھیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں۔ کفار وفساق سے تشبہ کا ادنیٰ مرتبہ کراہت ہے، مسلمان اپنے کو ان لوگوں سے ممتاز رکھے، کہ پہچانا جاسکے اور غیر مسلم کا شبہ اس پر نہ ہوسکے۔" (بہار شریعت، لباس کا بیان، حصہ16، صفحہ407، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کفار سے لباس وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "اس طرح کے مسائل میں حقِ تحقیق وتحقیقِ حق یہ ہے کہ تشبہ دو وجہ پر ہے: التزامی ولزومی، التزامی یہ ہے کہ یہ شخص کسی قوم کے طرز ووضع خاص اسی قصد سے اختیار کرے کہ ان کی سی صورت بنائے ان سے مشابہت حاصل کرے حقیقۃً تشبہ اسی کا نام ہے اور لزومی یہ کہ اس کا قصد تو مشابہت کا نہیں مگر وہ وضع اس قوم کا شعار خاص ہو رہی ہے کہ خواہی نخواہی مشابہت پیدا ہوگی۔

التزامی میں قصد کی تین صورتیں ہیں: اول یہ کہ اس قوم کو محبوب و مرضی جان کر اُن سے مشابہت پسند کرے، یہ بات اگر مبتدع کے ساتھ ہو، (تو) بدعت اور کفّار کے ساتھ (ہو، تو) معاذاللہ کفر، حدیث ”من تشبہ بقوم فھو منھم“ (جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے تو وہ، انہی میں سے شمار ہوگا۔) حقیقۃً صرف اسی صورت سے خاص ہے۔

دوم: کسی غرض مقبول کی ضرورت سے اِسے (تشبہ) اختیار کرے وہاں اس وضع کی شناعت اور اس غرض کی ضرورت کا موازنہ ہوگا اگر ضرورت غالب ہو، تو بقدرِ ضرورت کا وقتِ ضرورت یہ تشبیہ کفر کیا معنی، ممنوع بھی نہ ہوگا، جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ بعض فتوحات میں منقول رومیوں کے لباس پہن کر بھیس بدل کر کام فرمایا اور اس ذریعہ سے کفار اشرار کی بھاری جماعتوں پر باذن اللہ غلبہ پایا۔ **سوم:** نہ تو اُنہیں اچھا جانتا ہے نہ کوئی ضرورتِ شرعیہ اس پر حامل ہے، بلکہ کسی نفع دنیوی کے لئے یا یوہیں بطورِ ہزل و استہزاء اس کا مرتکب ہوا، تو حرام و ممنوع ہونے میں شک نہیں اور اگر وہ وضع اُن کفار کا مذہبی دینی شعار ہے، جیسے زنّار، قشقہ، چُٹیا، چلیپا، تو علماء نے اس صورت میں بھی حکم کفر دیا اور فی الواقع صورتِ استہزاء میں حکمِ کفر ظاہر ہے۔

اور تشبہ لزومی میں بھی حکمِ ممانعت ہے، جبکہ اکراہ وغیرہ مجبوریاں نہ ہوں جیسے انگریزی منڈا، انگریزی ٹوپی، جاکٹ، پتلون، اُلٹا پردہ، اگرچہ یہ چیزیں کفار کی مذہبی نہیں مگر آخر شعار ہیں تو ان سے بچنا واجب اور ارتکاب گناہ۔ ولہٰذا علماء نے فسّاق کی وضع کے کپڑے موزے سے ممانعت فرمائی۔۔۔۔ **اس تحقیق سے روشن ہو گیا کہ تشبُّہ وہی ممنوع و مکروہ ہے جس میں فاعل کی نیت تشبہ کی ہو یا وہ شے ان بدمذہبوں کا شعارِ خاص یا فی نفسہ شرعاً کوئی حرج رکھتی ہو، بغیر ان صورتوں کے ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں۔** (فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 530، 534، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفار کا ایسا لباس جو ان کا شعار تو نہ ہو، لیکن اُن کے ساتھ یا فاسقوں کے ساتھ خاص ہو، اُسے پہننے کے متعلق امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”اگر (کوئی لباس) کافروں یا فاسقوں سے کوئی خصوصیت رکھتا ہو، تو پھر اس کا استعمال بھی ناجائز ہے... اور دھوتی (جو خاص ہندوؤں کی طرز کی ہو) دو وجوہ کی بناء پر ممنوع قابل ترک ہے، ایک اس لئے کہ ہندوؤں کا لباس ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 192، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تنگ اور چست لباس پہننے میں وضعِ فُسّاق ہونے کے متعلق امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”یونہی (عورتوں کے) تنگ پائنچے بھی، نہ چوڑی دار ہوں، نہ ٹخنوں سے نیچے، نہ خوب چست بدن سے سلے، کہ یہ **سب وضعِ فُسّاق** ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 162، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفار سے اُن کے مذہبی شِعَار میں مشابہت اختیار کرنے کے متعلق موسوعۃ الفقہیہ میں ہے: ”ذهب الحنفية على الصحيح عندهم، والمالكية على المذهب، وجمهور الشافعية إلى: أن التشبه بالكفار في اللباس الذي هو شعار لهم به يتميزون عن المسلمين، يحكم بكفر فاعله ظاهرا، أي في أحكام الدنيا“ ترجمہ: صحیح مذہب پر احناف، مالکیہ اور جمہور شافعیہ کا یہ مذہب ہے کہ کفار کے ساتھ ایسے لباس میں مشابہت اختیار کرنا، جو ان کا شِعَار ہو اور وہ اُس لباس کے ذریعے مسلمانوں سے ممتاز ہوتے ہوں، تو ایسے لباس میں اُن کی مشابہت اِختیار کرنے والے پر ظاہراً یعنی دنیوی احکام میں کفر کا حکم دیا جائے گا۔ (الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ، جلد 12، صفحہ 5، مطبوعہ وزارتِ اوقاف، کویت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net